مجلّہ سہ ماہی

پروفیسر جمشید صدیقی آئی۔ٹی۔سینٹر

برائے کمیونٹی ڈیولپمنٹ مسلم سوشل اپ لفٹ سوسائٹی علی گڑھ۔

بیان تاسیس

آن جہانی پروفیسر جمشید صدیقی صاحب میرے شوہر نامدار تھے۔۲۵ سال اور ۵ ماہ پر محیط ہماری ازدواجی زندگی گذشتہ ۱۹ اپریل ۲۰۲۱ء کو ان کی حیات کے ساتھ ختم ہوئی۔All good things come to an end

ان کی پیدائش ۱۶ اپریل ۱۹۶۸ء کی تھی۔ لہٰذا محض ۵۳ برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے کوچ کر جانا قطعی غیر متوقع تھا۔ ہمارے دونوں بچّوں کے لیے، ان کے بڑے بھائی کے لیے اور جملہ افرادِ خانہ اور جمیع احباب کے لیے غیر معمولی غم واندوہ کا باعث تھا۔ چند ماہ تو صدمہ اور رنج کی حالت میں یوں گزر گئے جیسے زندگی کا حصہ ہی نہ ہوں۔ نیند ہو، کہ بھوک، پیاس، درس و تدریس ہو، کہ تعلیم و تعلّم (جو کہ میرا مشغلہ ہے) ہر شے پر وحشت اور اداسی کا قبضہ۔

زندگی نشیب و فراز میں گزرتی ہے۔ خوشی و مسرت، حُزن و مَلال، آس و یاس ہر کس و ناکس کے ساتھ آتے ہی ہیں۔ ہنستی کھیلتی حیات بسر کرنے والے کسی فرد پر جب اس طرح ناگہانی طور پر آلام و ہُموم کا پہاڑ ٹوٹ جائے تو اُسکے سامنے دو ہی راستے نظر آتے ہیں۔ آسان روِش ہے ماتم و گریہ کرے۔ اگر دینِ مبین سے بے بہرہ بھی ہو تو بادہ میں غم غلط کرے یا خدا کی ودیعت کردہ امانت (حیات) کے اختتام کا ٹھان کر غلط قدم اُٹھالے؛ جس کی آخرت میں کوئی تلافی نہیں ہے۔ دوسری اور اس سے بھی سہل روِش ہے صبر و شکر کے ساتھ اللہ کی اطاعت کے راستے پر حوصلہ و ہمت سے گام زن رہے اور دستِ دُعا بھی بلند رہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسۡئَلُکَ الۡھُدٰی وَالتُّقٰی وَالۡعفَافَ وَالۡغِنٰی.

میرے لیے اور تمام اہلِ خانہ کے لیے جمشید صاحب مرحوم کا سانحۂ ارتحال بڑے غم کا سبب ہے۔ اس غم کے ساتھ جیتے رہنا بھی بڑا کام ہے۔ جس کا اظہار درجِ ذیل شعر میں کافی حد تک ہے۔

مرنے والے تو خیر بے بس ہیں ؎

جینے والے کمال کرتے ہیں

چناں چہ اس امر کے لیے پہلا قدم اٹھانا ہی ایک عملِ عظیم ہے جو اب ہمارے لیے زیست گزارتے رہنے کے مترادف ہے۔ اس امر دشوار کا قدمِ اوّل بھی وہی تھا جو عالم کے ہر مشکل کام کا ہوتا ہے۔ تبدیلیوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوتا ہے اور تاریکی و جہالت کی سیاہ چادر ہٹ کر روشن خیالی و تابناکی کی کرنیں چھوڑ جاتی ہے۔

لفظ ہے ''اِقۡــــــرَاۡ''۔ انجیل میں آتا ہے In the beging(of Creating) there was the word۔ ''تخلیقِ کائنات کے روزِ اوّل سے قبل صرف 'لفظ' تھا۔

کلامِ الٰہی، قرآنِ مجید کی آیات کی طاقت کہ الفاظ نے تحریک دی۔ رنج و غم کو رضاے رب مان کر قبول کرنے کی اور اس حالت میں بھی اللہ کی رضا جستجو میں فعال و متحرک رہنے کی۔ دل میں غم کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر سکون سے لیٹنے نہیں دیتا تھا اور مخبوط الحواس کیے دیتا تھا۔ اس لیے اس

بنرد آزمائی کو بھی ہمیں جو کچھ کرنا تھا، شجاعت وحوصلگی سے کرنا تھا۔ جوسوائے تلاوتِ قرآنِ مجید کے کسی عملِ آخر سے حاصل نہ ہوتی تھی۔ دیدۂ نم ناک ہو یا خواب گریزاں کی وجہ سے آشوب چشم کا متاثر۔ کلامِ الٰہی کو قلب وروح تک رسائی میں وقت نہیں لگتا۔ اللہ پر توکّل کا وعدہ اس نے سُن ہی لیا۔ اس بابرکت کلمات کا مسلسل وِرد رہا: حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، تَوَکَّلْتُ عَلَیْہِ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

مسلم سوشل اپلفٹ سُوسائٹی میں ایک عرصہ سے فی سبیل اللہ خدمات انجام دے رہی تھی۔ علم وہنر سے پس ماندہ طبقہ کے ناگزیر حالات کو بہتر بنانے کی امید افزا روایت اس ادارہ کی رہی ہے۔ عوام واخواص میں اس کا دفتر اور کوچنگ سینٹر سلطان جہاں کے نام سے معروف ومشہور ہے۔ بہتر ہوتا کہ اس سوسائٹی کے تحت قوم کی فلاح وبہبود کے ایک ایسے شجر سایہ دار اور بارآور کی تخم ریزی کی جائے جو مستقبل میں ہر راہ رَو اور منزل کے مُتلاشی کے لیے سنگِ میل ثابت ہو۔

صدر محترم جناب عبدالرحیم قدوائی (A.R.Kidwai) صاحب نے جب یہ تجویز کیا کہ ''آسرا'' پروگرام کا نام پروفیسر جمشید صدّیقی (J.S.) کے نام پر رکھا جائے تو ہماری پلکیں اشک بار ہوگئیں۔ سورۂ فجر کی 19 ویں آیت یاد آئی۔

کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ہ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ہ وَتَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا ہ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ہ

دونوں بچّوں عبدالاحد صدیقی .A.A.S اور عبادت ایمان صدیقی .I.E.S کے اور ناچیز کے قلب میں بھی یہ تمنّا موج زن ہوئی کہ سوسائٹی میں ایک جدید مرکز کا سنگِ بنیاد نصب کیا جائے اور مرحوم کے دائرۂ کار سے مناسب رکھتے اغراض ومقاصد شامل کیے جائیں۔ بحمدُ اللہَ! صدر محترم اے۔ آر۔ قدوائی صاحب نے نہ صرف قبولیت بخشا بلکہ رہ نما پر باصد رتحسین وتکریم مہر بھی ثبت فرمائی۔

سورۂ فجر کی ۱۹ ویں آیت اور حدیث پاک عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِذَامَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّامِنْ ثَلَاثَۃٍ: اِلَّامِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْوَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ. (رَوَاہُ مُسْلِمْ) سے تحریک پاتے ہوئے دونوں بچوں اور ناچیز نے تخمینہ لگایا کہ ان کا کُل مالی ترکہ جو کہ باسبب انتقال ہمیں ملے گا اس کا ۵ فی صد غربا ومساکین میں تقسیم کر دیا کرتے ہیں اس طرح یہ ۵ لاکھ بھی ہم مرکز کے قیام پر صرف کریں گے نہ کہ خود پر۔

مرحوم کا انتقال چوں کہ رمضان کی ٦ تاریخ کو ہوا تھا اس لیے خود اپنے مال کی زکوٰۃ کی رقم جو ۳ لاکھ سالانہ ہوتی ہے، میرے حوالے کر دی تھی۔ اللہ رکھے ان کے بڑے بھائی (برادرِ کبیر) جناب محمد جاوید صدیقی صاحب کو جنہوں نے اس رقم میں مزید ۲ لاکھ روپئے اپنی جانب سے شامل کیے۔

علاوہ ازیں ہمارا یہ بھی عزم ہے کہ جب تک ہم رہیں گے اس فیملی پینشن کا ۵ فی صد بھی اس مرکز کو عطیہ کریں گے، جو ان کے نام سے ہمیں ہر ماہ ملا کرتی ہے۔ یہ رقم فی الوقت تقریباً ۴۵۰۰ ما، نہ ہوگی اور اس سے معمولی اخراجات پورے کیے جائیں گے، جیسے کوئی فارم بھرنا، اس کے لیے تگ ودَو کرنا وغیرہ وغیرہ۔

ماشآءاللہ! محمد وارث نام کا ایک نوجوان لڑکا (   ) اس مرکز میں باطورِ ملازم رکھ لیا گیا ہے۔ سالِ رواں کے لیے مشاہرہ ۷۰۰۰ ماہانہ طے ہوا ہے۔ ادائیگی مشاہرہ کے بابت ہمیں فکر کرنے سے پیش تر مرحوم کے بڑے بھائی (برادرِ کبیر) جناب محمد جاوید صاحب نے چشم زدن میں یہ ارشاد فرمایا کہ اس مشاہرہ کے لیے۔ ۸۴۰۰۰ روپئے ہر رمضان میں اِن کی جانب سے پیش ہے۔ سبحان اللہ!

دُعا ہے کہ موصوف کو واہب العطایا خاطر خواہ شادمانی وکامرانی مقدر فرماتے ہوئے صبر وعزم کی دولت بے بہا عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سینٹر کی مشاورتی مجلس کی تشکیل ہوگئی ہے۔ اس میں شامل لائق و فائق اشخاص نے باصد شوق اس کے تحت کمپیوٹر کلاس لینے کا وعدہ کیا ہے۔ لکھنؤ ''سفر'' نامی غیر سرکاری تنظیم سے یہ تعاون ملا ہے کہ سرکار کے رفاہی کاموں کی اسکیم کی فہرست جو انہوں نے تیار کی تھی وہ ہمیں موصول ہو جائے گی۔ جلد از جلد بعد وصول یابی اس کا ہندی وار دو ترجمہ کر کے ضرورت مندوں میں از تہار کر دیا جائے گا۔ بعد ازاں حسبِ موقع اسکیم کے لیے عرضی ارسال کرنے اور اس کے فوائد حاصل کرنے میں سینٹر کا عملہ سرگرمِ عمل رہے گا۔ کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ افراد تک سرکاری اسکیموں کا سرمایہ پہنچ سکے۔

۵ ستمبر ۲۰۲۱ء بروز یک شنبہ، ہونے والے افتتاحی اجلاس میں تمام فندوبین شامل ہوئے، جن کا پروفیسر جمشید صدیقی مرحوم سے رابط و تعلق تھا۔ بعض ایسے بزرگ و علیل بھی شریکِ مجلس تھے جنہوں نے کرونا کی وبا کے باعث سال سے مزید وقفہ سے بیرونِ خانہ قدم نہیں رکھے تھے۔

بلاشبہ یہ شرکت اپنے آپ میں قربت و یگانت کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ ہم جمیع پس ماندگان باصمیم قلب مشکور و دعا گو بھی ہیں۔ کہ فلاح و کامرانی و صحّت و عافیت کے گنجیہ میں تمام شرکائے مجلس کے اسما کو راقمِ تقدیر جگہ عطا فرمائے۔

ہمارے تمام افرادِ خانہ کے ہمراہ خاندان کے دیگر عمرزاد، تایازاد، بھائی بہنوں نے بھی دہلی، لکھنؤ، گورکھپور سے تشریف لا کر اس اجلاس کو رونق بخشی۔ جمیع ضیوف مکرمین نے ظہرانہ، جس کا انتظام یو۔ جی۔ سی۔ مرکز برائے فروغِ انسانی وسائل میں مَن جانب جاوید صدیقی کی جانب سے کیا گیا تھا، تناول فرمایا۔

مرحوم کے لیے دعاے مغفرت کی گئی۔ اس قدر جمِ غفیر کا اس تعزیتی مجلس میں شامل ہونا فی الواقع پروفیسر جمشید صدیقی مرحوم کی حیات میں غیر معمولی مقبولیت اور تعلق کا مظہر ہے۔ ذات باری سے امید کامل ہے کہ ایسے افراد اور حاضرین کی دعاؤں کے صدقہ میں مغفرت اور بلندیِ درجات کے در ضرور وا ہوں گے اور کروٹ کروٹ دولت آرام نصیب ہوگی۔ اِن شآء اللہ. اللہ رب العزت ہم سب کو عملِ خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔